احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷-۴۲ | جمعرات-۶- رجب، ۱۴۱۳ھ، ۳۱- فتح ہش ۱۳۷۱، ۳۱- دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۳۰۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی درخواست دُعا

نوبل انعام یافتہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی صحت کمزور ہے۔ نقاہت و علالت کی وجہ سے وہیل چیئر پر رہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ذہنی صلاحیتیں تر و تازہ ہیں۔ اور علمی خدمات بدستور جاری ہیں۔ گذشتہ دنوں انہوں نے کویت میں ایک بین الاقوامی سیمینار میں شرکت کی۔

احباب کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ اس نادر روزگار وجود کی صحت و سلامتی اور طویل فعال زندگی کیلئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہر لمحہ بڑھ چڑھ کر ترقیات عطا کرتا چلا جائے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہووے۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے۔ ہم کیونکر نیکوکار ہو سکتے ہیں۔ ان کو سوچنا چاہیئے کہ (صاحب ایمان) کبھی نا امید نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت سے نا امید ہونے والا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ (صاحب ایمان) کو کبھی بزدل نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیسا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ بہر حال گناہ پر غالب آ ہی جاتا ہے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا تعالیٰ نے رکھی ہے جو اسکی فطرت میں موجود ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۴۲۲)

اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الاوّل

"تم لوگ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی باتیں جانتا ہے اور ایک دن تمہارا حساب ہوگا۔ خود حساب دینا ہی ایک خطرناک معاملہ ہے پاس کرنا اور ناکام رہنا تو دوسری بات ہے۔ جو تقویٰ کی راہ پر چلا اسے بخشش دے گا اور جو گمراہ ہیں ان کو عذاب ہوگا۔ (ہمارا رسول اور) دوسرے اہل ایمان تو اس طریق پر چلتے ہیں کہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں۔ فرشتوں کی نیک تحریکیں مانتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں کرتے۔ یعنی یوں نہیں کہ کسی کو مان لیا اور کسی کو نہ مانا۔ پھر ان کی گفتار، ان کی کردار سے کیا نکلتا ہے۔ (قالوا کے معنی: بتایا۔ زبان سے یا اپنے کاموں سے) سمعنا و اطعنا یعنی ثابت کرتے ہیں نہ صرف وہ اپنی زبان بلکہ اپنے اعمال سے دکھاتے ہیں کہ باتیں سُنیں اور ہم فرمانبردار ہیں تیری (بخشش) طلب کرتے ہیں۔ تیرے حضور ہم نے جانا ہے اے مولا! تو ہی ہمیں طاقت عطا فرما اور ہمارے نسیان و خطا کا مواخذہ نہ کر۔ ہم پر وہ بوجھ نہ رکھ جو ہم سے برداشت نہ ہو سکے۔ یہ دُعا ایمان والوں کی ہے تم بھی مانگا کرو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ ہر وقت جناب الٰہی سے (گناہوں کی معافی) طلب کرتے رہو اور اسی کو اپنا ولی و ناصر جانو۔ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو سمجھانے والے کے سمجھانے کی پرواشت نہیں وہ اپنے خیالات کے اندر ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس قسم کی بے پرواہی اور "تکبر" کا نتیجہ ہے کہ کفار نے تمہاری سلطنتیں لے لیں۔ اگر تم پورے طور سے خدا کی بادشاہت اپنے اوپر مان لیتے اور اہلِ ایمان بنتے تو کفار کے قبضہ میں نہ آتے۔ اللہ بڑا بے پرواہ ہے اسے فرمانبرداری پسند ہے۔ خدا تعالیٰ آسودگی بخشے تو "متکبر" نہ بنو۔ لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ دوسروں کی بیٹیوں کے ساتھ نیک سلوک نہیں کرتے حالانکہ ان کے اپنے گھر بیٹیاں ہیں جو دوسرے گھروں میں جانے والی ہیں۔ جو سلوک تم نہیں چاہتے کہ ہم سے ہو وہ غیروں سے کیوں کرو۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہو اور خدا کے فرمانبردار بننے کی کوشش کرو۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۰ جون ۱۹۱۳ء)

امتحان سہ ماہی چہارم ۹۲ء برائے انصاراللہ

○ تمام مجالس انصاراللہ کو مرکزی امتحان ۱۹۹۲ء کے پرچے بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس میں تا حال موصول نہ ہوئے ہوں تو متعلقہ زعیم صاحب دفتر کو آگاہ کریں۔ یاد رہے کہ اس امتحان میں تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے زعماء اور ناظمین اضلاع اس ہدف کو ملحوظ رکھیں۔

قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان
(ربوہ)

ولادت

مکرم عبدالسلام انجم صاحب وکالت تبشیر تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۹۲ء کو پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ نومولودہ وقفِ نو میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طاہرہ نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری شبیر محمد صاحب آف بقاپور کی نواسی ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مکرم ناصر محمود بٹ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کو ۱۲ دسمبر ۱۹۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے بچے کا نام باسل رضا بٹ تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم منیر احمد صاحب بٹ آف اڈہ تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم چوہدری مہرالدین صاحب آف بک ڈپو ربوہ کا نواسہ ہے۔

○ مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ دارالعلوم وسطی ربوہ لکھتی ہیں کہ:۔ میری بیٹی شوکت محمودہ اہلیہ اسد محمود کو خدا تعالیٰ نے ۲۴ دسمبر ۹۲ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام مریم اسد تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم رفیق طارق صاحب (لندن) کی پوتی اور مکرم مسعود احمد خان صاحب (شیخوپورہ) کی نواسی ہے۔

احباب ان بچوں کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دُعا

○ عزیزم خرم کامران ابن مکرم رشید احمد صاحب انیس دو ماہ سے گردوں کے مرض میں مبتلا ہیں ان کی عمر ساڑھے سترہ سال ہے۔ جنوری کے پہلے ہفتہ میں سی ایم ایچ راولپنڈی میں اسکے گردہ کی تبدیلی کا اپریشن ہوگا۔ گردہ اسکی والدہ دیں گی

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نائب افسر جلسہ سالانہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ ۔ فتح ۱۳۷۱ ہش ۳۱ ۔ دسمبر ۱۹۹۲ء

خدا تعالیٰ کی محبّت کا سایہ

محبّت کا اصول تو یہ ہے کہ دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی ۔ اگر آپ کسی سے محبت کرتے ہیں تو اسے بھی آپ سے محبت ہو تو جبھی آپ کے جذبات کی پذیرائی ہوتی ہے ۔ اور آپ کو لُطف آتا ہے ۔ اگر آپ محبت کی آگ میں جلتے رہیں اور دوسری طرف آپ کی جانب دھیان نہ دیا جائے محبت نہ کی جائے یا نفرت کی جائے ۔ تو آپ کی محبت تو برحق لیکن ہوگی یہ ناکام محبت ۔ اس محبت کا دوسروں کو تو لُطف آئے گا وہ اس کے افسانے بنائیں گے اور مزے لے لے کر باتیں کریں گے لیکن آپ آگ میں جلتے ہی رہیں گے ۔

ایک محبت ایسی بھی ہے جس کا ہمیشہ مثبت جواب ملتا ہے ۔ بلکہ پہلے خواہش ہی دوسری طرف پیدا ہوتی ہے کہ محبت ہو اور یہ محبت پھلے پھولے ۔ یہ ہے خدا کی محبت ۔ یہ خدا تعالیٰ کا منشاء ہے، یہ اسکی خواہش ہے کہ انسان اس سے محبت کرے ۔ اگر عبادت بھی محبت کا ایک ذریعہ ہے تو ہم جانتے ہی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ اس کی عبادت کریں یا بالفاظ دیگر اس سے محبت کریں ۔ اور اگر خدا تعالیٰ خود چاہے کہ اس سے محبت کی جائے اور پھر انسان اس سے محبت کرنے بھی لگے تو یقیناً یہ محبت ناکام نہ ہوگی ۔ اس کے خمیر میں کامیابی کے بیج ہونگے ۔ اس میں پھلنے پھولنے کی صلاحیت ہوگی ۔ ہم بھی خدا سے محبت کریں گے ۔ اور خدا بھی ہم سے محبت کرے گا ۔ اس سے بڑھ کر کامیاب محبت کیا ہو سکتی ہے ۔ دیگر محبتیں اپنی جگہ پر ۔ انکی بھی ضرورت ہے ۔ ماں باپ سے ۔ بیوی بچوں سے ۔ عزیزوں دوستوں سے ۔ یہ سب اپنی اپنی جگہ ضروری ہیں ۔ اور ہونی چاہئیں اور اس طرح ہونی چاہئیں ۔ کہ انہیں کامیاب محبت کہا جائے ۔ لیکن ان میں سے بعض محبتیں ناکام بھی ہو سکتی ہیں اس لئے ایک محبت جو کبھی ناکام نہیں ہوتی ۔ اور جو خدا کی محبت ہے ۔ اسے اساس بنا لینا چاہیئے اور اسی کے سایہ میں دیگر محبتیں پروان چڑھنی چاہئیں ۔

خدا تعالیٰ سے محبت کرنے سے دل کو سکون ملتا ہے ۔ اور زندگی کو کامیابی ۔ سب سے زیادہ کامیاب زندگی وہی ہے جو حقیقی طور پر اس بات کا دعویٰ کر سکے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں گذر رہی ہے ۔ پس ہر محبت کی جانے والی چیز سے محبت کیجیے لیکن ہر محبت کو کامیاب بنانے کے لئے خدا تعالیٰ کی محبت کے سائے میں رکھیے ۔

ہاتھ پاؤں مارنا میرا فریضہ ہی سہی
اور یقیناً ہاتھ پاؤں مارتا رہتا ہوں میں
"فضل پر تیرے ہے سب جہد و عمل کا انحصار"
یہ یقینی بات اب ہر شخص سے کہتا ہوں میں

ابو الاقبال

○

مرے خوابوں کی تعبیریں بکیں گی
یہ اَن دیکھی سی تصویریں بکیں گی

مجھے ایسی پذیرائی ملے گی
مرے جُرموں کی تعزیریں بکیں گی

مری تقدیر کو ڈھونڈے گی دنیا
سرِ بازار تدبیریں بکیں گی

بھُلا دے گا زمانہ اُن کی باتیں
بکیں گی میری تحریریں بکیں گی

دکانوں کو سجا لو اسلحہ سے
قلمکاری کی شمشیریں بکیں گی

بہت کم ہو گئی ہے راستی اب
بکیں گی اب تو تزویریں بکیں گی

شرافت کا زمانہ لَدْ گیا ہے
لباسوں کے لئے لیریں بکیں گی

بگڑ جائے گی ہر اک بات بن کر
بنی باتوں کی تقدیریں بکیں گی

متن کو بھُول جائے گا زمانہ
مرے شعروں کی تفسیریں بکیں گی

نسیم اپنی حفاظت آپ کرنا
بکیں گے نام ، تصویریں بکیں گی

نسیم سیفی

عطیۂ خون
خدمت بھی ہے عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر حضرت امام جماعت احمدیہ۔الثانی۔ لجنہ اماء اللہ ۵۔ مارچ ۱۹۲۳ء

علمی مسائل

پچاس علوم پہلے بیان کر چکا ہوں چند اور باقی ہیں ان کو اب بیان کر دیتا ہوں

علم سائنس و طبقات الارض

۵۱ واں علم فزکس کہلاتا ہے۔ یہ حصہ ہے اس علم کا جس کو ہمارے ملک میں سائنس کہتے ہیں اس کے کئی حصے ہیں۔ ایک حصہ کا نام فزکس ہے۔ اس علم میں اس بات پر بحث کی جاتی ہے کہ آواز کس طرح پیدا ہوتی ہے روشنی گرمی۔ سردی کیا چیز ہیں؟ سیال چیزیں کیا ہیں؟ پھر اس علم کے ماتحت یہ بحث بھی ہوتی ہے کہ بجلی کیا ہے مقناطیس کیا ہے۔ ذرات کیا ہیں؟ مادہ میں کیا کیا قوتیں ہیں۔ اس کی کتنی صورتیں ہیں۔ ٹھوس۔ مائع اور گیس کے جدا جدا کیا خواص ہیں؟

جس قدر مشینیں ایجاد ہوتی ہیں وہ اس علم سے بنتی ہیں۔ غرض یہ علم سیال۔ گیس۔ آواز۔ روشنی۔ مقناطیس ذرات اور اجزائے مادہ پر بحث کرتا ہے اسی کی وجہ سے ایجادیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ریل کا انجن اسی علم سے بنا ہے کہ گرمی کی کیا طاقت ہے۔ کس طرح اس طاقت کو پیدا کیا جاتا ہے اور کس طرح بند کیا جاتا ہے۔ اسی علم نے بجلی کی روشنی پیدا کی اور پھر اسی علم سے بتایا جاتا ہے کہ کس طرح بجلی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جاتی ہے۔

پھر اسی علم کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بغیر تار کے بھی بجلی جا سکتی ہے کوئی حرکت ضائع نہیں جاتی۔ پھر ذرات کا علم ہے جس سے ترقی کر کے ٹیکہ نکلا ہے۔ غرض مشینوں کا کام گیس۔ سیال اور مقناطیس کے ذریعہ چل رہا ہے اور یہ تمام اس علم کا نتیجہ ہیں۔ اور ایجادات میں اس کا بڑا دخل ہے۔

پھر اس علم کا ایک حصہ عملی کہلاتا ہے یعنی علم کتابی کو کس طرح استعمال کر کے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور ایک مکینیکل کہلاتا ہے۔ مشینوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

۵۲ واں علم کیمسٹری ہے۔ یہ وہی ہے جس کو پرانے زمانہ میں کیمیا کہتے تھے۔ دو چیزیں ملا کر تیسری چیز پیدا ہوتے پر اس علم میں بحث کی جاتی ہے۔ غرض یہ علم بتاتا ہے کہ مختلف چیزیں مل کر کونسی نئی چیز پیدا ہوتی ہے اور اس کے خواص میں کیا تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔

اسی علم پر طب کی بنیاد ہے۔ مثلاً کونین دوسری چیزوں سے مل کر کیا اثر کرتی ہے۔ طب کی بنیاد اور سائنس کے شعبے اسی پر موقوف ہیں۔ یہ بھی علمی اور عملی ہوتی ہیں۔

پھر اسی علم کے ایک حصہ میں جسمانی چیزوں کے تجربے کئے جاتے ہیں۔ ایک خاص حصہ انسان کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے کیمسٹری میں اس بات پر بحث ہوتی ہے کہ خون کے کیا اجزاء ہیں۔ پھر دو حصے اس کے اور ہیں جو نباتات اور جمادات سے تعلق رکھتے ہیں۔

۵۳ واں علم جیالوجی ہے۔ اس کو علم طبقات الارض بھی کہتے ہیں۔ اس علم کی کئی شاخیں ہیں۔ اس علم کی شاخوں میں سے ایک حصہ وہ ہے جو دنیا کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے وہ زلزلہ کا علم ہے۔ زلزلہ سے دنیا کی بڑی تباہی ہوتی ہے۔ ۱۹۰۵ء میں جو زلزلہ پنجاب میں آیا تھا اس میں بیس ہزار کے قریب لوگ ضائع ہوئے تھے۔ اس علم کے ذریعہ سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ زلزلہ آنے والا ہے اور اس ذریعہ سے قبل از وقت علم پا کر ہلاکت سے بچ سکتے ہیں۔ اسی علم میں جو زلزلہ کے متعلق ہے زمین کی حرکات پر بحث ہوتی ہے۔ اس سے عام حرکت مراد نہیں ہے بلکہ ایسی حرکت مراد ہے جیسے بعض اوقات انسان کے جسم کے اندر کوئی حصہ پھڑکنے لگتا ہے۔

اسی طرح زمین کی غیر معمولی حرکات کا پتہ اس علم سے لگ جاتا ہے۔ شملہ میں ایک آلہ لگا ہوا ہے۔ جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ کہاں زلزلہ آیا ہے اور کتنے میل کے فاصلہ پر آیا ہے۔ جاپان نے اس علم میں بہت ترقی کی ہے۔ اس آلہ کو ٹیلوگراف کہتے ہیں۔ اس کے نگران جو ہیں ان میں ایک احمدی محمد یوسف نام بھی مقرر ہوئے ہیں۔ اس آلہ کو میں نے دیکھا ہے۔ اس کمرہ میں داخل ہوتے ہی ستون حرکت کرنے لگتا ہے۔ باریک سے باریک حرکت کا پتہ لگ جاتا ہے۔

دوسرا حصہ جو اس علم کا ہوتا ہے وہ طبقات الارض سے تعلق رکھتا ہے وہ زمین کے مختلف حصوں کو دیکھ کر بتاتا ہے کہ یہ کب بنا۔ مثلاً یورپ کا علاقہ بہت بعد کا بنا ہوا ہے اور ایشیا اس قابل ہو گیا تھا کہ اس پر آدمی آباد ہو سکیں۔

اسی علم کے ذریعہ کانوں کا علم ہوتا ہے۔ لوہا وغیرہ کیسے بنے۔ یہ چیزیں ایک ہی مادے سے بنی ہیں۔ کوئلہ اور ہیرا ایک ہی چیز ہے صرف زمانہ کا فرق ہے۔ اس فرق نے ایک کی قیمت اتنی بنا دی ہے۔ ایک تو لاکھوں روپیہ کو آئے گا اور دوسرا کئی من دس بیس پچاس روپیہ کو آ جائے گا حالانکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

اسی علم کے ماتحت علم الاوزان ہے یعنی وزنوں کا علم۔ ہوا۔ روشنی۔ رطوبت اور خشکی کا علم بھی اسی کے ماتحت ہے کہ ان کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح بارشوں اور ہواؤں کا علم معلوم ہو جاتا ہے۔ اس علم میں یہ بحث بھی کی جاتی ہے کہ پتھروں کی کیا کیا قسمیں ہیں۔ کس طرح ان کے خواص معلوم ہوتے ہیں۔ کن حالات میں ان کی قیمتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ عام پتھر سے لے کر ہیرے تک بحث آ جاتی ہے۔

پیدائش اجسام و علم الاقدام

۵۴ واں علم۔ پرائمی ٹالوجی۔ پیدائش ابتدائی کا علم ہے۔ اس میں اس بات پر بحث ہو گی کہ پہلے پیدائش کس طرح پر ہوئی پھر اس میں آگے چل کر اس طرح پر بحث ہو گی کہ نباتات کس طرح پیدا ہوئے۔

شروع ہی سے آم یا امرود تھے یا یہ کوئی اور پھل تھے۔ اور ترقی کرتے کرتے آم اور امرود ہو گئے؟ نباتات کی ابتدائی پیدائش کے ماہر کہتے ہیں کہ پہلے سبزہ ذرا سا تھا پھر اس سے ترقی کرتے کرتے اس کی شاخیں ہوئیں۔ پھر شاخ در شاخ سلسلہ چلا گیا اور ہزاروں لاکھوں قسمیں ہو گئیں جیسے آدم کی اولاد ایک تھی پھر کوئی کہیں چلا گیا۔ کوئی گورا ہو گیا اور کوئی کالا۔

اسی طرح نباتات کے متعلق کہتے ہیں کہ ابتداء میں ایک ذرہ سا تھا پھر اسی علم کے ماتحت جانوروں کے متعلق بحث ہوتی ہے اور پھر ان کی موٹی تقسیم دو طرح پر کی ہے۔ ظہری اور غیر ظہری یعنی وہ جن کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے اور وہ جن کی ریڑھ کی ہڈی نہیں ہوتی۔ پھر اس ترقی کے مدارج پر بحث ہے کہ کس کس طرح ترقی ہوئی۔

۵۵ واں علم۔ بائیولوجی۔ یعنی حیات جسمانی کا علم ہے۔ جسم کی زندگی پر اس علم کے ذریعہ بحث ہوتی ہے۔ مثلاً ہاتھ حرکت کرتا ہے۔ وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں ایک حیات ہے۔ روح ایک الگ چیز ہے۔ جسم میں ایک حیات ہوتی ہے۔ پھر اس حیات کے بھی مدارج ہوتے ہیں۔ یہ ایک بہت باریک اور وسیع علم ہے۔ علم الارتقاء میں اس پر بحث ہو گی کس طرح پر ایک جانور سے دوسرا بن جاتا ہے علم الارتقاء کے ماہرین کہتے ہیں کہ انسان ایک کیڑا ہوتا ہے۔ وہی ترقی کرتے کرتے کوئی بندر بن گیا اور کوئی کچھ۔ اور پھر آخر ترقی کرتے کرتے انسان بن گیا۔ یہ لوگ ایک نیا سلسلہ چلاتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ترقی کرتے کرتے وہ کیڑا بندر بنا اور پھر اس سے ترقی کر کے ایک اور جانور بنا پھر اس سے انسان بن گیا۔ یہ علم الارتقاء کہلاتا ہے۔ یہ علم بجائے خود ایک بحث طلب چیز ہے مگر اس علم والوں نے اس علم سے ایک فائدہ اٹھایا کہ چھوٹی چیزوں کو بڑی بنا لیا۔ مثلاً کدو بہت بڑا بنا لیا۔ اور بعض نئے مزے کی چیزیں بنا لیں۔ ایک مزے کا انگور تھا اس میں ترقی کر کے کچھ اور تبدیلی کر لی۔ نباتات کی ترقی میں اس علم سے بہت فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

اسی علم میں یہ بحث بھی آتی ہے کہ باپ سے بیٹے کو کیا ورثہ آتا ہے۔ یعنی بیٹا باپ سے کون کون خصائل و عادات وغیرہ کو لیتا ہے۔ کس طرح سے ایک خاندان اپنی خاص بات اپنی اولاد میں منتقل کرتا چلا جاتا ہے۔

۵۶ واں علم۔ علم الاقوام ہے۔ مختلف قوموں میں آپس میں کیا تعلق ہے اور کس حد تک ان میں تفریق و امتیاز ہے۔ ایک طرح سے تمام اقوام ایک ہی ہیں کیونکہ ایک آدم کی اولاد ہیں مگر مختلف ملکوں میں چلے جانے اور رہنے سہنے سے اختلاف ہو گیا۔ یورپ کے لوگوں کا دماغ خاص قسم کا ہے۔ ایشیا کے لوگوں کے قویٰ اور رنگ کے ہیں۔ افریقہ والے اور قسم کے۔ پھر میدانوں میں رہنے والے اور پہاڑوں کے رہنے والوں میں جدا امتیاز ہے۔ یہ آب و ہوا اور تمدن کے اثر کے سبب سے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ چہروں اور ہڈیوں کی بناوٹ میں فرق ہو جاتا ہے اسی علم کے ماہر ایک ہڈی کو دیکھ کر بتا دیتے ہیں کہ وہ کس قوم کا آدمی ہے۔ غرض یہ علم بھی بہت وسیع ہے اور اس میں آئے دن ترقی ہو رہی ہے

پتہ درکار ہے

محترمہ امۃ الجمیل راشدہ صاحبہ زوجہ مکرم محمد نسیم احمد صاحب وصیت نمبر ۲۳۹۲۳ ساکن A-۱۳۷ ناظم آباد کراچی کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے موصیہ صاحبہ کا تعلق بنگلہ دیش کے خاندان خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب سے ہے۔ اگر موصیہ صاحبہ خود اعلان پڑھیں یا کوئی صاحب ان کے بارے میں جانتے ہوں تو موجودہ ایڈریس سے فوری دفتر وصیت کو آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ___ نون۔ سین

عیسائیوں کا احتجاج

ایک اخباری خبر کے مطابق گذشتہ روز کلیمنٹ شہباز بھٹی جو کرسچین لبریشن فرنٹ کے صدر ہیں نے کہا کہ سالِ نو کے آغاز پر عیسائی حکومت سے اس بات پر بغاوت کا اظہار کریں گے کہ ان کے ساتھ امتیازی ناروا سلوک ہوتا ہے اور قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ رکھ کر عیسائیوں کے دل مجروح کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عیسائیوں نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ وہ کرسمس کا تہوار نہیں منائیں گے۔ اور ایسا حکومت کے خلاف احتجاج کی وجہ سے کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ گھروں کی چھتوں پر اور گرجوں پر سیاہ جھنڈے لہرائے جائیں گے۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ ان کے ساتھ غیر جمہوری سلوک کیا جاتا ہے اور ناروا امتیازی پالیسی برتی جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عیسائیوں نے اب تک پر امن احتجاج جاری رکھا ہے۔ وہ ایسا گذشتہ آٹھ ماہ سے کر رہے ہیں۔ اور بنیاد اسکی یہ ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ شامل کیا جا رہا ہے لیکن حکومت نے ان کے منصفانہ اور جمہوری اور دستوری مطالبہ کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ جہاں تک کراچی میں مندروں اور گرجا گھروں کو منہدم کرنے کا سوال ہے جو عوام الناس کے ہاتھوں عمل میں آیا ہے عیسائی لوگ مسلمانوں کے ساتھ مل کر بابری مسجد کے انہدام پر احتجاج کرتے رہے ہیں۔ لیکن ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ کراچی کے گرجا گھروں پر حملہ کر کے ہمارے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ مسٹر بھٹی نے کہا کہ عبادت گاہوں کی حفاظت حکومت کی دستوری ذمہ داری ہے اور جو لوگ ان عبادت گاہوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ان کی شدید مذمت کی جانی چاہیئے۔ انہوں نے اس بات کا بھی انکشاف کیا کہ دستور پاکستان کی شق ۲۰ کے مطابق وہ عبادت گاہوں کی بے حرمتی کے خلاف رٹ دائر کریں گے۔ اور ایسا قومی اور عالمی عدالتوں میں کیا جائے گا۔ مسٹر بھٹی نے اقلیتوں کے اراکین پارلیمنٹ اور اراکین صوبائی اسمبلی سے کہا کہ انہیں فوری طور پر استعفے داخل کر دینے چاہیئیں۔ یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ پریس ریلیز جاری کرتے رہیں۔

جاپانی قرضہ

ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر پاکستان کے وزیر مملکت وزارت خارجہ صدیق کانجو اور وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ جاپان نے ۴۵۰ ملین ڈالرز کا قرضہ جو ۲۸ واں ین پیکیج ہے۔ نیوکلیئر اسلحہ کے سوال سے الگ کر کے منظور کیا ہے۔ دونوں وزراء نے کہا کہ جاپان نے پاکستان کے سرکاری حکام کو بتا دیا ہے کہ ۱۹۹۳ء کی ہر قسم کی امداد پانچ شرائط سے منسلک ہو گی ان میں نیوکلیئر اسلحہ کی شرط بھی موجود ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ۲۸ واں ین قرضہ پیکیج جاپان کے دورے سے پہلے منظور ہو چکا تھا لیکن روکا اس لئے گیا تھا کہ سابق وزیر اعظم اور موجودہ حزب اختلاف کی لیڈر مس بے نظیر بھٹو نے امریکہ کے این۔ بی۔ سی ٹیلیویژن کو اس سلسلے میں ایک انٹرویو دیا تھا پریس کانفرنس کے موقعہ پر کہا گیا کہ محمد نواز شریف وزیر اعظم نے پاکستان کی پوزیشن کو جاپانیوں پر پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ اور انہیں اس بات کی یقین دہانی کروائی ہے کہ اسلام آباد کا نیوکلیئر پروگرام امن کے لئے ہے۔ اور اسی وجہ سے اس پیکیج کو نیوکلیئر پروگرام سے الگ کر کے دیکھا گیا ہے جب ان دونوں وزراء سے پوچھا گیا کہ کیا وہ حزب اختلاف کی لیڈر کے خلاف اس انٹرویو کے سلسلے میں کوئی اقدام کریں گے تو انہوں نے کھل کر اس سوال کا جواب نہیں دیا مسٹر سرتاج عزیز نے ایک رپورٹر کو یہ بھی بتایا کہ جاپان اور پاکستان ایک دفعہ پھر مستقبل کی امدادی اقوام کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔ جہاں پر پانچ لگائی گئی شرائط کو بھی مدنظر رکھا جائے گا۔ یہ پانچ شرائط وہ ہیں جو جی ۷ قرضے والے ممالک نے قرضے کی بنیاد بتائی ہے۔ سرتاج عزیز نے بتایا ان کا تعلق ایسے نیوکلیئر اسلحہ سے ہے جو بہت بھاری اور بہت زیادہ تباہی پھیلانے والا ہے۔ اور جس میں درآمد اور برآمد اسلحہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح دفاع کا بجٹ بھی زیر غور آتا ہے۔ اور اس بات کی طرف توجہ دی جاتی ہے کہ جمہوریت کی پاسداری کہاں تک کی جاتی ہے اور انسانی حقوق کا کہاں تک خیال رکھا جاتا ہے۔ ایک اور بات جو ان شرائط میں شامل ہے وہ یہ ہے کہ منڈی اقتصادیات ہونی چاہئیں۔ آپ نے کہا کہ ہمیں صرف نیوکلیئر اسلحہ کے متعلق پریشانی ہے باقی تمام شرائط ایسی ہیں جنہیں ہم آسانی سے پورا کرتے ہیں۔

ڈاکٹروں کی ہڑتال

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن پنجاب کی اپیل پر پنجاب بھر میں گورنمنٹ کے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں نے ہڑتال کی۔ منگل کے روز آپریشن کی جو فہرستیں تیار کی جا چکی تھیں وہ سب اس لئے منسوخ کر دی گئیں کہ ڈاکٹروں نے ہسپتالوں میں کام کرنے سے انکار کر دیا اور اس طرح تمام مریضوں کو خاصی تکلیف پہنچی۔ خاص طور پر ایسے مریضوں کو جو ذہنی طور پر آپریشن کے لئے تیار تھے۔ صرف ایمرجنسی وارڈ میں ان مریضوں کو جن کی حالت خاصی خطرناک سمجھی جاتی تھی مشورے دیئے گئے۔ لاہور میں بتایا گیا ہے کہ لاہور کے علاوہ پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی ڈاکٹروں نے ہڑتال کی۔ یعنی راولپنڈی ملتان اور فیصل آباد وغیرہ میں۔ اس ہڑتال کے لئے صوبہ جاتی ایگزیکٹو پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن نے اپیل کی تھی۔ اس ایسوسی ایشن کی گذشتہ میٹنگ ۲۴ دسمبر کو بلائی گئی تھی۔ ڈاکٹروں نے ہسپتالوں میں اِدھر اُدھر اجلاس منعقد کئے اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے بعض ہسپتالوں میں ہینڈ بل بھی تقسیم کئے گئے جن میں حکومت کی اس بات کے لئے مذمت کی گئی کہ وہ ڈاکٹروں کی سروس، پرانے ڈھانچے میں تبدیلیاں نہیں کر رہی۔ نہ اس کی ہیلتھ پالیسی واضح ہے نہ کام کرنے والوں کے کام کے متعلق ضابطۂ اخلاق موجود ہے۔ ایک پریس کانفرنس سے شام کے وقت خطاب کرتے ہوئے پنجاب کی میڈیکل ایسوسی ایشن کے سیکرٹری جنرل نے کہا کہ آج کی سٹرائیک سے اور ڈاکٹروں نے جو اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اب بیدار ہو جائے اور مسائل حل کرنے کی طرف توجہ دے۔ آپ نے مریضوں کے سلسلے میں افسوس کا اظہار کیا کہ انہیں اس سٹرائیک سے تکلیف ہوئی ہے۔ آپ نے کہا کہ جن امور کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوئی ہے وہ آسانی سے طے کئے جا سکتے تھے۔ بیوروکریسی کے متعلق افسوس کا اظہار کیا کہ انہوں نے ڈاکٹروں کی بات سننے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی افسوس کا اظہار کیا اور اسے ہدف تنقید بنایا کہ وزارتِ صحت نے بعض ہسپتالوں کا اچانک معائنہ کیا اور ہسپتالوں کی انتظامیہ کے خلاف کارروائی کی۔ یہ بھی کہا کہ ہسپتالوں میں جان بچانے کے لئے دوائیں مہیا نہیں کی جاتیں۔ آپ کہتے ہیں کہ میڈیکل ایسوسی ایشن ایک لمبے عرصے سے ان امور کی طرف توجہ دلا رہی ہے لیکن اسے کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔

قومی اسمبلی / بابری مسجد

منگل کے روز قومی اسمبلی میں جب بابری مسجد کی شہادت کا مسئلہ پیش ہوا تو حزبِ مخالف اور جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر لیاقت بلوچ نے حکومت پر سخت تنقید کی اور کہا کہ وہ پاکستان میں اقلیتوں کی حفاظت میں بالکل ناکام ہو گئی ہے۔ لیاقت بلوچ نے حکومت سے اصرار کے ساتھ کہا کہ اسے جلد از جلد ہندوستان کے ساتھ سفارتی اور تجارتی تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔ اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے مذہبی امور کے وزیر عبدالستار خان نیازی نے کہا کہ حکومت کو ہر وہ ہتھیار استعمال کرنا چاہیئے جس سے بھارتی حکومت پر دباؤ بڑھایا جا سکے۔

جولیس سالک جو اقلیتوں کے ممبر پارلیمنٹ ہیں نے اس بات کی مذمت کی کہ ہندوستان میں بابری مسجد کی بے حرمتی کی گئی ہے اور اس بات پر حکومت سے پوچھا کہ اس نے اس سلسلے میں کیا رویہ اختیار کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بابری مسجد کا انہدام صرف مسلمانوں ہی کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ تمام اقلیتی جماعتوں کا مسئلہ ہے اور حکومت کو چاہیئے تھا کہ وہ عالمی سطح پر بابری مسجد کو اقلیتوں کے مسئلہ کے طور پر پیش کرتی۔ آپ نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ دنیا بھر میں اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک ہو رہا

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم اور ہمارے ساتھ سلوک

پچھلے دنوں جرمنی کے وزیر خارجہ پاکستان کے دورے پر آئے تو خبروں کے مطابق انہوں نے اکابرِ پاکستان کی توجہ اُس منفی امتیازی سلوک کی طرف بھی مبذول کرائی جو جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ (پاکستان میں) روا رکھا جا رہا ہے۔ اور جس کے باعث ان میں سے بعض جرمنی اور دیگر ملکوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں۔ اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے لاہور کے روزنامہ نوائے وقت نے تمام حقائق و شواہد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنی ۳۰ اکتوبر ۹۲ء کی اشاعت میں قادیانیوں کی پراپیگنڈہ مہم کے عنوان سے جو ادارتی شذرہ لکھا اُسے پڑھ کر صدمہ بھی ہوا اور نامعلوم سیاسی و کاروباری مجبوریوں کے تحت نوائے وقت ایسے جریدے کی حقائق پوشی پر رنج بھی۔ کیونکہ متذکرہ ناروا سلوک کی تفاصیل وقتاً فوقتاً خود اس جریدے میں بھی شائع ہوتی رہی ہیں۔ نوائے وقت نے لکھا:۔

"پاکستان کے وزیرِ مملکت برائے امور خارجہ صدیق کانجو نے جرمنی کے وزیرِ خارجہ ڈاکٹر کینکل سے ملاقات کے دوران انہیں بتایا ہے کہ پاکستان میں احمدیوں کو تمام آئینی حقوق حاصل ہیں۔ ایک روز قبل جرمن وزیرِ خارجہ نے کہا تھا کہ انہیں پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر تشویش ہے اور اس ضمن میں انہوں نے قادیانیوں کا خصوصی طور پر ذکر کیا تھا جس پر پاکستان کو وضاحت کرنا پڑی کہ دوسرے شہریوں کی طرح احمدی اقلیت کو بھی پاکستان میں تمام آئینی حقوق حاصل ہیں۔ جرمنی کے وزیرِ خارجہ نے احمدیوں کا خصوصی ذکر اس لئے کیا تھا کہ پاکستان میں ظلم و ستم کی فرضی داستانیں سُنا کر ہزاروں احمدی جرمنی کا ویزا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ جرمنی کے وزیرِ خارجہ کو اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ احمدی حضرات نے کچھ آج ہی جرمنی جانا شروع نہیں کیا۔ بلکہ قیام پاکستان سے پہلے بھی انہوں نے جرمنی کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا رکھا تھا۔ اور اسی زمانے سے برلن میں ان کی ایک (بیت الذکر) بھی موجود ہے۔ اب چونکہ جرمنی کا ویزا حاصل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے احمدی حضرات پاکستان کے بارے میں پراپیگنڈہ پھیلا رہے ہیں کہ وہاں اقلیتوں کو انسانی حقوق حاصل نہیں ہیں اور ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں۔"

"نوائے وقت" کے اس تبصرے کے بعد میں اعداد و شمار کی زبان میں اہلِ وطن کی آگاہی کے لئے احمدیوں کے خلاف اپریل ۸۴ء سے لے کر اکتوبر ۹۲ء تک کے ان اقدامات کی اچٹتی سی تفاصیل رکھنا چاہتا ہوں جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ انہیں پاکستان میں کس قسم کے تمام آئینی حقوق حاصل ہیں؟ اس یقین کے ساتھ کہ "نوائے وقت" ان حقائق کو کبھی فرضی داستانیں ثابت نہیں کر سکے گا۔

اپریل ۸۴ء سے ۳۱ اکتوبر ۹۲ء تک

۱۔ کلمہ طیبہ کا بیج لگانے اور بیوت الحمد پر کلمہ طیبہ لکھنے کی بناء پر مقدمات — ۱۸۷
۲۔ "حرفِ ناصحانہ" نامی پمفلٹ تقسیم کرنے اور "قرآن پاک" جلانے کے جھوٹے الزام میں مقدمات — ۳۲
۳۔ اذان دینے، تبلیغ کرنے، مسلمان ظاہر کرنے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر مقدمات — ۷۲۹
۴۔ پمفلٹ (مباہلہ) تقسیم کرنے صد سالہ جشن تشکر منانے، نماز پڑھنے اور اسی قسم کے دیگر الزامات پر مقدمات — ۶۴۷
۵۔ جن احمدیوں کو ان مقدمات میں سزا ہوئی — ۱۱۲
۶۔ بری ہونے والے احمدی — ۸۰۲
۷۔ مقدمات زیرِ سماعت — ۱۳۲۴
۸۔ سرکاری ملازم جنہیں نوکریوں سے نکال دیا گیا۔ — ۳۱
۹۔ "بیوت الحمد" جو گرا دی گئیں۔ — ۱۱
۱۰۔ بیوت الحمد جو سیل کر دی گئیں — ۱۱
۱۱۔ بیوت الحمد جنہیں جزوی طور پر منہدم کیا گیا — ۷
۱۲۔ بیوت الحمد جن پر قبضہ کر لیا گیا۔ — ۲
۱۳۔ بیوت الحمد جن کی تعمیر میں رکاوٹ پیدا کی گئی — ۱۱
۱۴۔ بیوت الحمد کی تعداد جن کی پیشانیوں سے کلمہ طیبہ مٹایا گیا۔ — ۶۶
۱۵۔ اس عرصہ میں سندھ، سرحد اور پنجاب میں قتل کئے جانے والے احمدیوں کی تعداد — ۲۲
۱۶۔ احمدی جن پر قاتلانہ حملے کئے گئے — ۳۷
۱۷۔ احمدیوں کی قبریں اکھاڑنے کے واقعات — ۱۲
۱۸۔ عام قبرستانوں میں تدفین میں رکاوٹ ڈالنے کے واقعات — ۱۹
۱۹۔ ربوہ میں احمدیوں کی جتنی زمین پر غیر احمدیوں نے جبراً قبضہ کر رکھا ہے۔ — ۲۴۵ کنال
۲۰۔ ہوم سیکرٹری کے حکم سے الفضل اور سلسلہ کے دیگر رسائل کے ایڈیٹروں، پبلشروں اور پرنٹروں کے خلاف قائم کئے جانے والے مقدمات — ۳۸
۲۱۔ حکومت کی طرف سے سلسلہ کے ضبط کئے جانے والے رسائل و کتب کی تعداد — ۴۶۲
۲۲۔ "السلام علیکم" کہنے پر مقدمات — ۴
۲۳۔ دعوتی کارڈوں پر قرآنی آیات لکھنے پر مقدمات — ۴۸
۲۴۔ نماز پڑھنے پر مقدمات — ۹۱
۲۵۔ قرآن کریم کی تلاوت کرنے پر مقدمات — ۱۰

سیاسی مصلحتیں اپنی جگہ۔ کاروباری مجبوریاں بھی تسلیم لیکن راقم السطور کے نزدیک دیانتدارانہ صحافت کے کسی بھی پہلو سے "بیّن حقائق" کو فرضی داستانیں قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(بشکریہ ہفت روزہ لاہور۔ ۲۸ نومبر ۱۹۹۲ء ص ۴)

ایک چھوٹی سی بات

ایک بارات کے ساتھ ربوہ سے لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ قافلے میں تین گاڑیاں تھیں۔ ایک بس اور دو دوسری گاڑیاں اور جس شخص کو اس گھر کا علم تھا جہاں بارات کو جانا تھا۔ وہ صرف ایک ہی شخص تھا۔ اور وہ جس گاڑی میں بیٹھا۔ اسے سب سے آگے چلنے کے لئے کہہ دیا گیا۔ تا کہ باقی دو گاڑیاں اس گاڑی کے پیچھے پیچھے چلیں۔ یہاں سے لاہور تک تو فراٹے بھرتی ہوئی تینوں گاڑیاں اس اعتماد کے ساتھ گئیں کہ جیسے وہ ابھی منزل مقصود پر پہنچیں کہ پہنچیں لاہور میں داخل ہوئے تو کچھ بھیڑ کے علاقے آ گئے اور کچھ ایسے جہاں چوک سے تین تین چار چار سڑکیں نکلتی تھیں۔ چنانچہ ایک جگہ پر پلک جھپکنے میں سب سے اگلی گاڑی آنکھوں سے غائب ہو گئی۔ وہ کس طرف گئی۔ اس کے پیچھے والی گاڑی بھی اس کے ساتھ تھی

باقی ص ۶ پر

بقیہ: ص ۴ سے آگے

ہے۔ اور انہیں تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بھارت میں بابری مسجد کے انہدام کے نتیجہ میں پاکستان میں بھی خوف و ہراس پھیلا جب ۱۸۰ ملین مسلمان ہندوستان میں اپنی مسجد نہ بچا سکے تو پاکستان میں اقلیتیں کس طرح اپنی عبادت گاہوں کو بچا سکیں گی یا کسی دوسرے ملک میں اس طرح کیسے ہو سکے گا۔ آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ حکومت کو ایک امن فورس قائم کرنی چاہیئے جو پاکستان میں اقلیتوں کی کانفرنس منعقد کرے اور جو کچھ بھارت میں اقلیتوں کے خلاف ہو رہا ہے اس کو مزید اُجاگر کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ حکومت اس بات پر بھی ناکام رہی ہے کہ بابری مسجد کے مسئلہ پر سارے ملک کو متحد کرے۔ آپ نے الزام لگایا کہ حکومت نے اس سے سیاسی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اس سے قبل چوہدری الطاف جو پی ڈی اے کے پارلیمنٹ کے ممبر ہیں نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے ملک میں اقلیتوں کو محفوظ رکھنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی موجودہ لیڈر شپ اس قابل نہیں ہے کہ ساری قوم کو اہم معاملات میں اپنے ساتھ لے کر چلے۔ مزید یہ بھی کہا کہ اس لیڈر شپ نے اسے نفرت کا علاقہ بنا دیا ہے۔ بابری مسجد کے معاملہ میں بھی کوئی کامیابی حاصل نہیں کی۔ آپ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ان باتوں کا تجزیہ کیا جانا چاہیئے اور ایسی ناکامیوں سے سبق لینا چاہیئے ملک میں مختلف مقامات پر مندروں کے گرائے جانے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس طرح ہم ہندوستان میں سیکولر اور معتدل عناصر کو بیکار اور غیر مؤثر بنا رہے ہیں۔ ہمیں ہندوستان میں انتہا پسندوں کے ہاتھ مضبوط نہیں کرنے چاہئیں۔ یعنی پاکستان میں ہندوؤں کے خلاف تشدد سے باز آنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کشور ناہید

کس نے کیا کہا

فرنٹیئر پوسٹ کے ۲۱ دسمبر ۱۹۹۲ء کے شمارے میں کشور ناہید کہتی ہیں کہ لاہور میں کتابوں کا میلہ ایک مستقل فیچر بن گیا ہے جس کا ہماری ثقافت سے تعلق ہے اور یہ بات دیکھ کر دل کو خوشی ہوتی ہے کہ والدین اپنے بچوں کے ساتھ اس نمائش میں آتے ہیں اور بہت سی کتابیں خریدتے ہیں۔ پڑھنے والے لکھنے والوں سے تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ یہاں پر ایک اجلاس بحث و مباحثہ کے لئے بھی ہوتا ہے اور یہ سب باتیں خاصی دلچسپی کا باعث بنتی ہیں۔ کتابوں کے تاجر از خود اس نجی سیکٹر کی نمائش کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ چند ایک ناشر اور تاجر اکٹھے ہو کر الحمراء آڈیٹوریم کرائے پر لیتے ہیں اور وہاں کتابوں کی نمائش لگاتے ہیں اور اس نمائش میں ملک کے تمام حصوں کے لوگ شرکت کے لئے آتے ہیں۔ اس نمائش کا انتظام کرنے والے کہتے ہیں کہ کوئٹہ پشاور اور پاکستان کے ہر ضلع سے لائبریرین آتے ہیں اور بہت سی کتابوں کا آرڈر دیتے ہیں

کشور ناہید کہتی ہیں کہ ایک لائبریرین اور ایک عام آدمی میں جو فرق ہے وہ ظاہر و باہر ہے میں ایک عام خریدار ہوں اور ۱۲۷ صفحات کی کتاب کے ۵۲۷ روپے ادا نہیں کر سکتی یا ۱۳۱ صفحات کی کتاب کے ۱۸۱ روپے۔ یہ بات میرے لئے مشکل ہے۔

کتابیں فروخت کرنے والے کہتے ہیں کہ قیمتوں کی زیادتی ایکسچینج کے باعث ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پاکستانی روپے کی قیمت کم ہے

کشور ناہید کہتی ہیں چلو مان لیا کہ ایک کرنسی سے دوسری کرنسی میں تبدیلی ایک مسئلہ ہے لیکن ہندوستان کی کتابوں کے متعلق کیا کہیئے بہت سی کتابیں جو میری لائبریری میں موجود ہیں وہ اس نمائش میں بھی رکھی گئی ہیں۔ اور جو ان کی قیمت لگائی گئی ہے وہ ہندوستانی قیمت سے پانچ گنا ہے۔ اصل قیمت جو کتاب پر لکھی ہوتی ہے وہ تو موجود نہیں ہوتی پنسل کے ساتھ قیمت لکھی ہوتی ہے اور وہ بھی پاکستانی روپے میں نہیں بلکہ بیرونی ممالک کی کرنسی میں۔ میں یہ چاہتی تھی کہ پاکستان کے دوسرے علاقوں میں چھپنے والی کتابیں دیکھوں جب بھی میں راولپنڈی۔ کراچی کوئٹہ۔ پشاور یا ملتان جاتی ہوں تو میں بہت اچھے اچھے مصنفین کی کتابیں دیکھتی ہوں۔ میں اس نمائش میں ہر طرف گھومی پھری لیکن مجھے وہ کتابیں یہاں نہ ملیں۔ یہی بات کراچی کی کتابوں کی دکانوں کے متعلق بھی درست ہے۔ یہاں لاہور کی چھپی ہوئی کتابیں بہت کم ملتی ہیں۔ کراچی کا کتاب میلہ بھی میں نے دیکھا ہے۔ وہاں بھی کتابوں کی قیمت اسی طرح لگائی جاتی ہے۔ یہی ان کے انتخاب کا طریق ہے۔ کون لوگ ہیں جو دکانوں پر یا ایسی نمائشوں میں جاتے ہیں؟ صرف تعلیم یافتہ جو ہماری آبادی کا صرف ۶ فی صد ہیں اور کون لوگ ہیں جو کتابیں خریدتے ہیں؟ بہت کم۔ منتخب لوگ جنہیں پڑھنے کا جنون ہوتا ہے۔ امراء کتابیں خریدتے ہیں اپنے سٹیٹس کے لئے یا دہ پرانے وقتوں کی اعلیٰ کتابیں خریدتے ہیں۔ میں نے انسائیکلو پیڈیا بریٹانیکا کے چالیس کے چالیس شمارے دیکھے ہیں اور یہ میں نے بڑے لوگوں کی لائبریریوں میں دیکھے ہیں۔ ان کو اس لئے خریدا جاتا ہے کہ لوگوں پر اپنا تاثر ڈالا جائے اور میں واقعی متاثر ہو جاتی ہوں یا میں یہ دیکھتی ہوں کہ صوفے پر لگائے گئے کپڑے کا رنگ بھی وہی ہے جو ان کتابوں کے ٹائٹل کا جو الماری میں رکھی ہوتی ہیں۔ ایک وقت تھا کہ یہ بڑے لوگ اپنی کتابوں کے لئے بڑھئی سے ڈیزائن بنوایا کرتے تھے۔ معصوم سائن بورڈ لکھنے والے کو ایک دن کے لئے اجرت پر لے لیا جاتا تھا اور مانگے تانگے کی کتابوں کی فہرست لائبریری سے حاصل کر لی جاتی تھی یا دکانوں کی چھپی ہوئی فہرست کی کتابوں سے اور پینٹر کو دے دی جاتی تھی۔ اور وہ شام تک پورا ایک نہایت خوبصورت بک شیلف بنا لیتا تھا۔ جس پر ان کتابوں کے بڑے روشن نام درج ہوتے تھے۔ میں بعض ایسے ذہین پبلشروں کو بھی جانتی ہوں جو انگلستان جاتے ہیں تاکہ ایسی کتابیں خریدیں جن کا موسم گذر چکا ہو۔ یہ کتابیں انہیں خاصی کم قیمت پر مل جاتی ہیں۔ وہ ان کتابوں کو لے کر اور وہاں چھٹیاں گزار کر واپس آجاتے ہیں۔ اور اپنا کرایہ اور کتابوں کی قیمت باہم ملا کر کتابیں بھی بیچ لیتے ہیں اور ان کی سیر بھی ہو جاتی ہے۔ اس طرح پبلشر کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور مطالعہ کرنے والوں کو بھی۔ ایک کو اپنی خرچ کی ہوئی رقم واپس مل جاتی ہے دوسرے کو کتابیں مل جاتی ہیں۔ حکومت کی ایجنسیاں جن کا کام یہ ہے کہ وہ کم قیمت پر کتابیں مہیا کریں۔ اور اس طرح پڑھنے کی عادت کو فروغ ملے وہ اس کتابوں کے میلے پر موجود نہیں تھے۔ نیشنل بک فاؤنڈیشن کو اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ کتابوں کے کم قیمت والے ایڈیشن شائع کرے۔ کیونکہ کتابوں کی قیمت پڑھنے والوں کی طاقت خرید کے مطابق ہونی چاہیئے۔ طلباء بھی خرید سکیں اور عوام الناس بھی۔ نیشنل بک کونسل کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں میں مطالعہ کی عادت پیدا کی جائے اور اس طرح ایک ریڈرز کلب کا قیام ہو جائے۔ یہ دونوں ایجنسیاں آج سے ۲۰ سال پہلے معرض وجود میں آئی تھیں اب اقبال اکیڈیمی نیشنل بک فاؤنڈیشن دونوں اپنی کتابیں ۴۰ فی صد قیمت کم کر کے بیچتی ہیں۔ لیکن ان دونوں کی کتابیں اغلاط سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور چھپتی بھی غلط ہیں جہاں تک نیشنل بک کونسل کا تعلق ہے یہ سرخے اور محب وطن میں فرق بھی کرتی ہے تمام لوگ جو محبان وطن ہیں۔ وقت کی حکومت کی حمایت کرتے ہیں اور تنظیم ان کی کتابیں جلدی سے خرید لیتی ہے لیکن چونکہ ان میں بہت سے سرخے بھی ہیں ان کی کتابیں خریدی تو کافی تعداد میں جاتی ہیں لیکن انہیں کہاں سٹور کیا جاتا ہے۔ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اگرچہ یہ بات یقین کے قابل تو نہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئی ایم ایف نے حکومت پاکستان کو یہ مشورہ دیا ہے کہ وہ کتابوں کی پذیرائی اور مطالعہ کی عادت سے گریز کرے۔ میں مسلم لیگ کے سرکردہ لوگوں سے گزارش کرنا چاہوں گی جنہوں نے اپنے ساتھیوں سے مل کر مندر گرائے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ لائبریریوں پر حملہ کریں اور انہیں تہس نہس کر دیں۔ تمام لائبریریوں میں ادبی کتابیں موجود ہیں۔ جنہوں نے بنیاد پرستوں کی کبھی پذیرائی نہیں کی نہ انہوں نے آمرانہ حکومت کو سراہا ہے (میں ان سے گذارش کرتی ہوں۔ اگرچہ یہ بات اسلامی تاریخ میں پہلی مرتبہ وقوع پذیر ہوگی کہ انہیں چاہیئے کہ لائبریریوں کو منہدم کر دیں اس کے بعد امریکہ کے بعض سینیٹر یا بعض حکومتیں اس پر احتجاج کرتی رہیں۔ نتائج نہایت حوصلہ افزا ہوں گے ہمارے محبوب وزیراعظم حکام سے کہیں گے کہ لائبریریاں دوبارہ بنا دی جائیں۔ اور جب یہ لائبریریاں دوبارہ بنا دی جائیں۔ نئی کتابیں خریدی جائیں گی اور اس وقت جو کیفیت ہے وہ بدل جائے گی۔ ڈیڈ لاک رک جائے گا۔ یہ ڈیڈ لاک کیا ہے۔ آپ مجھ سے پوچھنا چاہیں گے۔ گذشتہ پانچ سال سے لائبریری گرانٹ ادا نہیں کی گئی۔ ہمارے پاس تعمیر وطن پروگرام ہیں۔ موٹر وے کے پروگرام ہیں۔ پارکیں بنانے کے پروگرام ہیں۔ ایک بلٹ ٹرین بھی بنائی جا رہی ہے۔ چیئر لفٹ بھی بنائے جا رہے ہیں۔ اور ہر قسم کی نئے زمانے کی چیزیں مہیا کی جا رہی ہیں تاکہ ہم ۲۱ ویں صدی میں داخل ہو سکیں لیکن جو اذہان ان اشیاء کو استعمال کریں گے انہیں عالمی طور پر ناخواندگی کے آنگن میں پھینکا جا رہا ہے۔ ہماری دکانوں میں ۹۲ قسم کے فیشن موجود ہیں۔ لیکن ہمارے پاس الماریوں میں ۹۲ کتابیں نہیں ہیں۔ وہ کوڑا کرکٹ جسے درآمد کرنے کی اجازت دی جاتی ہے وہ کتابوں کی صورت میں ملتا ہے اور لاہور کے فیشن ایبل علاقوں میں عام مل جاتا ہے۔ اگر یہی تناظر ہے تو جو کچھ ہمارے پبلشر اور کتابوں کے تاجر کرنا چاہتے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ اب جبکہ نجکاری کا دور ہے ہمارے محبوب پبلشر ہم سے ایک چھوٹی سی کتاب کی قیمت ۱۸۱ روپے مانگتے ہیں۔ آپ بیٹ مین کی کتابیں فروخت کرتے رہیئے اور حکومت کے کارندے آپ کی طرف سے صرف نظر کرتے رہیں گے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

لیکن تیسری گاڑی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اگلی دو گاڑیاں کس طرف گئی ہیں۔ چنانچہ اندازہ کرتے ہوئے یہ تیسری گاڑی بھی کسی سڑک پر چل نکلی اور یہ چلتی چلی گئی۔ کبھی تیز اور کبھی آہستہ تاکہ ان دو گاڑیوں کا پتہ چلے کہ وہ کہاں گئی ہیں۔ لیکن پتہ نہ چل سکا۔ خاصی دیر تک ادھر ادھر گھومنا پڑا۔ نہ گلی کا پتہ نہ دلہن کے باپ کا نام اور اس کے گھر کا نمبر کسی کو معلوم۔ کس طرح تلاش کریں۔ بس یہ دیکھتے گئے کہ کہیں قناتیں نصب ہوں تو پوچھا جائے کہ یہ وہی گھر ہے جہاں ہمیں جانا ہے۔ کافی دیر تک گھومنے کے بعد ایک جگہ پر ہماری اگلی دو گاڑیاں کھڑی نظر آئیں انہوں نے دور سے دیکھ تو شور مچانا شروع کر دیا۔ آپ لوگ کہاں نکل گئے تھے۔ آپ نے ہمارا ساتھ کیوں چھوڑ دیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جان بوجھ کر تو کسی نے بھی کسی کا ساتھ نہیں چھوڑا تھا۔ بس اگلی دو گاڑیاں نظر سے غائب ہو گئیں اور پچھلی گاڑی کو خوب گھومنا پڑا۔ بہر حال خدا خدا کر کے اگلی دو گاڑیاں مل گئیں اور پھر تینوں گاڑیاں اکٹھی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئیں۔ اس وقت خیال آیا کہ یا تو ہر گاڑی میں کوئی ایسا شخص موجود ہونا چاہیئے تھا جسے منزل مقصود کا پوری طرح علم ہوتا۔ تاکہ وہ گاڑی کی رہنمائی کر سکتا۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا تو کم از کم تینوں گاڑیوں میں منزل مقصود کا پورا پتہ لکھ کر کسی کے ہاتھ میں تھما دیا ہوتا تاکہ اگر کسی گاڑی کو الگ بھی جانا پڑے تو گاڑی میں پتہ موجود ہو اور اس پتہ پر وہ پہنچ جائے۔

بات تو شائد چھوٹی سی ہے بلکہ یقیناً چھوٹی سی ہے لیکن ہے بڑی مفید۔ اگر ہر گاڑی میں بھی منزل مقصود کا پتہ موجود ہوتا تو ہمیں ڈیڑھ دو گھنٹے تک شہر میں ادھر ادھر گھوم کر اگلی دو گاڑیوں کو تلاش نہ کرنا پڑتا۔ (ن۔س)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

جو دوست وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔

ـــــــــ (ادارہ)

امۃ المصور بنت مسعود احمد طاہر
لاہور

ارم ناصر بنت ناصر احمد
ضلع حیدر آباد (سندھ)

طائرہ صالحہ بنت محمد رفیق
گوٹی (ندھیری) آزاد کشمیر

ذوالفقار احمد ابن عبد الحمید مجید
درہ شیر خان پونچھ آزاد کشمیر

عمیر احمد ابن مبارک احمد
ضلع حیدر آباد سندھ

نیرہ مختار بنت مختار احمد
ضلع دادو سندھ

خالد منور ابن طارق منور
چک ۱۲۴ ضلع فیصل آباد

عادل منصور ابن محمد حنیف
مریدکے ضلع شیخوپورہ

فریدہ طلعت بنت قریشی محمد فضل اللہ
قادیان

صباء الدین ابن بشارت احمد طاہر
ضلع دادو سندھ

عمیر ناصر گوندل ابن ناصر احمد گوندل
ضلع میرپور خاص سندھ

رخشندہ کوکب بنت رشید احمد
ضلع دادو سندھ

لبنیٰ انعم بنت منیر احمد
ضلع حیدآباد سندھ

نایاب احمد ابن شفیع ناصر احمد
لاہور

عامر رحمان ابن سیف الرحمان
احمد نگر

اشتیاق احمد ابن محمد یوسف
ضلع بدین

شہریار سرور ابن محمد سرور بھٹی
لاہور

مبشر احمد ابن منور احمد
ضلع لیہ

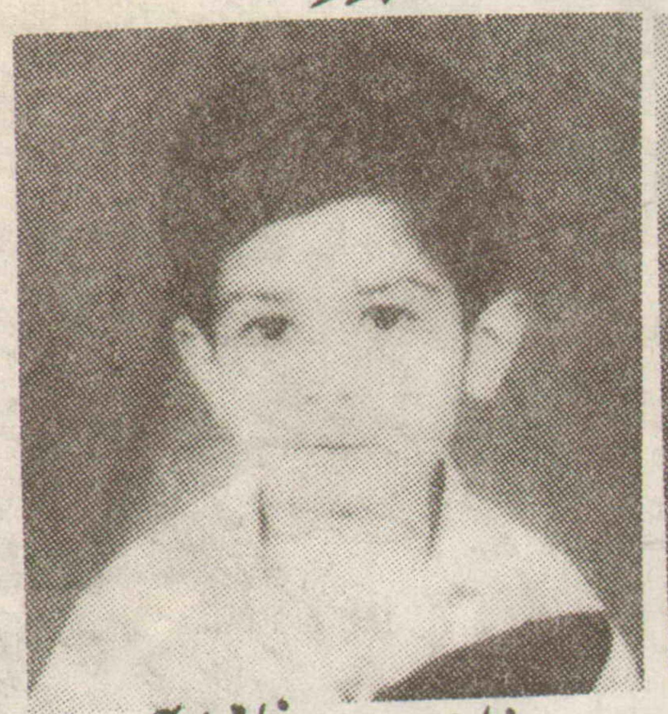

سعد ظفر ابن ظفر احمد
ضلع حیدآباد سندھ

فائزہ منظور بنت منظور احمد
چک ۱۷ جنوبی ضلع سرگودھا

اسماء محمود بنت محمود احمد
ربوہ

نقاش احمد ابن طارق محمود
فیصل آباد

محمد نصر احمد ابن نصیر احمد شاد
مربی سلسلہ ربوہ

وسیم احمد ابن محمود احمد
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۔ ۳۰ ۔ دسمبر ۔ صبح سے بادل چھائے ہوئے ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ موگادیشو کو کھنڈر بنانے والے دونوں دھڑوں کے لیڈر بغل گیر ہو گئے۔ اور ان دونوں نے ملک کو پھر سے متحد کرنے کے لئے مل کر کام کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس بات پر ہزاروں لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا۔

○ بتایا گیا ہے کہ حکومت کی کوششوں اور شراب پر پابندی کی قراردادوں کے باوجود شراب کے استعمال اور اس کی فروخت میں اضافہ ہوا ہے حکومت کی طرف سے گذشتہ سال شراب کے سترہ ہزار پرمٹ جاری ہوئے جبکہ رواں سال کے پہلے چھ ماہ میں چودہ ہزار پرمٹ جاری ہوئے گویا کہ شراب کی فروخت کے اجازت ناموں میں دگنا اضافہ ہو گیا ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر ریحان نے سینٹ میں کہا کہ قائد اعظم سیکولر تھے بلکہ خدا بھی سیکولر ہے کیونکہ وہ رب العالمین ہے۔ ان باتوں پر سینٹ میں خاصی گرما گرمی کا اظہار ہوا۔ ان باتوں کے بعد سینیٹر فضل آغا نے چیئرمین سے مطالبہ کیا کہ ابھی جو فضول باتیں ہوئے ہیں انہیں کارروائی سے حذف کر دیا جائے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہم خصوصی عدالتوں کو نہیں مانتے۔ ان کے ذریعے انصاف کے کم از کم تقاضے بھی پورے نہیں ہوتے۔ ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۲ء میں بہت فرق ہے۔ حکومت نے تشدد کی انتہا کر دی ہے یہ جتنا ماریں گے عوام اتنی ہی قوت سے باہر آئیں گے مار ہمارے مسائل کا علاج نہیں اسلام آباد میں آپ نے گفتگو کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں یہ باتیں ہوائی اڈے پر اخبار نویسیوں سے ہوئیں۔

○ مسٹر جسٹس خلیل رمدے کو اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے لاہور ہائی کورٹ میں بتایا کہ گوجرانوالہ میں ۹۵ ، افغان خاندان غیر قانونی طور پر رہائش پذیر تھے۔ جنہیں اب مہاجر کیمپوں میں بھیج دیا گیا ہے ان میں سے ۴۵ ، خاندانوں کو جلوزائی کیمپ جو پشاور کے قریب ہے میں بھیجا گیا ہے اور ۵۰ ، کو ازانجیل ان سب کے پاس پاکستانی قومی شناختی کارڈ موجود تھے۔ حکام کو ۴۵ ، کارڈ ان سے ملے تھے جس پر کارروائی شروع کی گئی۔ ۳۵ ، کارڈ گوجرانوالہ کے رجسٹریشن دفتر سے ملے اور ایک ایک کراچی اور بہاولپور سے اور دوسرے دفاتر سے۔ البتہ ایک کارڈ جعلی تھا۔ جس کے پاس یہ کارڈ تھا اس کے خلاف بھی مقدمہ درج کر لیا گیا۔ ان میں سے ۱۳ ، کارڈ ایسے تھے جو ۱۹۷۹ء کی افغان جنگ کے دوران جاری کئے گئے تھے۔ ڈائریکٹر جنرل رجسٹریشن نے ان تمام لوگوں کے خلاف مقدمہ شکایت دائر کر دی ہے۔ جنہوں نے ان کارڈوں پر بطور گواہان دستخط کئے تھے۔ کہتے ہیں کہ ان میں حکومت کے کارندے بھی شامل تھے۔ اساتذہ بھی اور سات بیرسٹر، پولیس کپتان بھی۔

○ شیخ رفیق نے کہا ہے کہ ملک میں فرقہ وارانہ تنظیموں کے باعث دہشت گردی کا بازار گرم ہے۔ قومی یکجہتی کانفرنس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے صادق گنجی کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی۔

○ مولانا عبد الستار نیازی نے کہا ہے کہ موجودہ سیاسی نظام نافذ رہا تو ملک کو تباہ و برباد کر دے گا۔ اس نظام میں اکثریتی رائے کی اہمیت ہے جبکہ دنیا میں زیادہ تر لوگ اسلامی افکار سے نابلد ہیں۔

○ اخبار گلف نیوز نے کہا ہے کہ خطرناک گروپوں کے درمیان جدوجہد میں مصروف محترمہ بے نظیر کسی بڑے حادثے کا شکار ہو سکتی ہیں۔ محترمہ بے نظیر نے کراچی میں اپنے گھر کی حفاظت کا معقول بندوبست کر رکھا ہے ان کے دونوں بچے بھی باڈی گارڈز کے بغیر کہیں نہیں جاتے۔ بچوں کو وہ خود سکول لے کر جاتی ہیں۔

○ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت کی دوغلی پالیسی کے باعث سندھ سے خوف کے بادل ختم نہیں ہو سکے کراچی کے عوام کی امیدیں پوری کرنے کے لئے ایم کیو ایم (حقیقی) کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

○ چین نے کہا ہے کہ عراقی طیارہ گرائے جانے کے بعد خلیج کی صورت حال کشیدہ نہیں ہونی چاہیئے اور عراق کی علاقائی سالمیت کا احترام کیا جانا چاہیئے۔

○ بھارتی ہائی کمشنر نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں کشیدگی ضرور ہے جنگ کا کوئی خطرہ نہیں۔

FLU CURATIVE SMELL // فلو کیورٹو سمیل

ٹیکے کی طرح زود اثر، عطر کی طرح بے ضرر

صرف سونگھنے سے زکام، نزلہ، کھانسی، گلے کی خرابی، ناک کی بندش، انفلوئنزہ اور نمونیہ وغیرہ نظام تنفس RESPIRATORY SYSTEM کی امراض بہت جلد اور بغیر تکلیف کے دور ہو جاتی ہیں۔ ایک شیشی پورے گھر کے لئے کافی ہے۔ قیمت -/۲۰ روپے

فلو کیورٹو سمیل کے ساتھ چھ اور کیورٹو سمیلز

(۱) برائے بخار (۲) مقوی قلب (۳) برائے نظام ہضم (۴) برائے جسمانی درد (۵) برائے ایمرجینسی (۶) برائے اصلاح مزاج ونفسیات، ملا کر سات کیورٹو سمیلز کا پرس -/۱۵۰ روپے میں دستیاب ہیں۔ ڈاک خرچ -/۲۰ روپے۔

نوٹ: بہ بے ضرر کیورٹو سمیلز میڈیکل اور نان میڈیکل سبھی کاروباری لوگ ہول سیل اور پرچون میں خرید اور بیچ سکتے ہیں۔ کمیشن معقول، لٹریچر فری۔

موجد راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ / کیورٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

ایک وقت میں تین کام

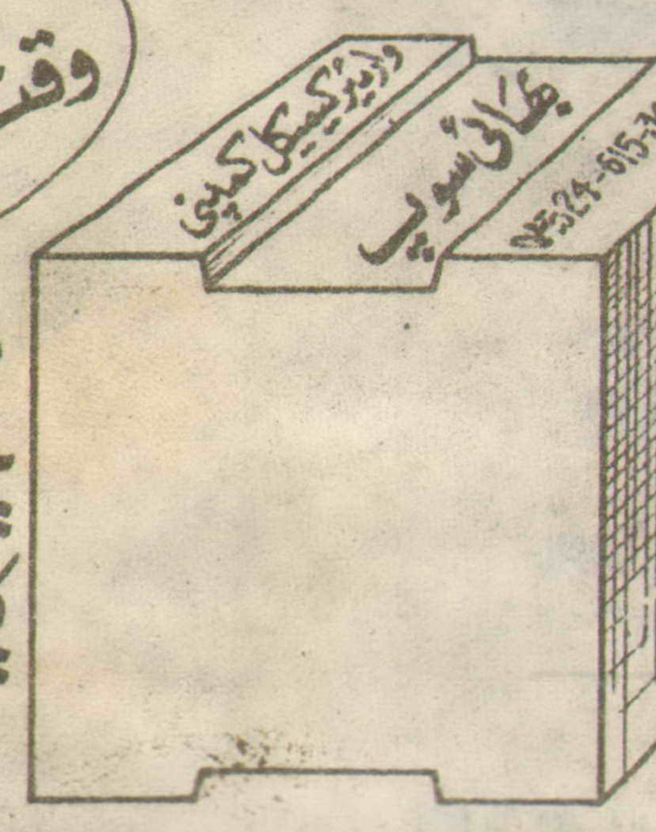

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔ اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴ // فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۵۲۴

پتہ